

اوجھڑی کھانے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ اوجھڑی کھانا حلال ہے یا نہیں؟ کیونکہ بعض احباب اسے حرام کہتے ہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

سائل: محمد آصف چشتی

نائب صدر تحفظ مسلک اہلسنت والجماعت، چک نمبر 30 جنوبی سرگودھا

الجواب بعون الوہاب

صورت مسئلہ میں اوجھڑی کھانا شرعاً حلال ہے۔ چنانچہ علامہ شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے حلال جانور کے جو سات اجزاء حرام شمار کیے ہیں اُن میں اوجھڑی شامل نہیں ہے، ملاحظہ ہوں: (۱) بوقت ذبح پہنے والا خون (۲) زک کی شرم گاہ (۳) مادہ کی شرم گاہ (۴) غدود (۵) مثانہ (۶) پتہ (۷) کپورے۔ وفی الشامیہ: ما یحرم اكله من اجزاء الحيوان المأكول سبعة الدم المسفوح والذكر والانثيان والقبل والغدة والمثانة والمرارة۔ (ج ۵، ص ۲۱۹، قبیل کتاب الاضحیہ) علاوہ ازیں فقہ حنفی کے تمام معتبر فتاویٰ میں انہیں سات چیزوں کا کھانا ناجائز قرار دیا گیا ہے، دیکھیے: فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۹۰، البحر الرائق، ج ۸، ص ۴۸۵، بدائع الصنائع، ج ۵، ص ۶۱، کتاب الذبائح والصيد۔

اسی طرح کتب احادیث میں بھی مذکورہ سات چیزوں کا کھانا منع قرار دیا گیا ہے اوجھڑی شامل نہیں ہے، دیکھیے: مصنف عبدالرزاق (ج ۴، ص ۵۳۵، باب ما یکرہ من الشاة)، سنن کبریٰ للبیہقی (ج ۱۰، ص ۷)، کتاب الآثار للشیبانی (ص ۱۷۹)، مراسیل ابی داؤد (ص ۱۹)، الکامل لابن عدی (ج ۵، ص ۱۲)، الجامع الصغیر (رقم الحدیث ۷۱۶)، المعجم الاوسط للطبرانی (۹۴۷۶)۔

مزید تائید کے لیے چند حضرات کی رائے گرامی حسب ذیل ہے:

(۱) حکیم الامت مجدد المملکت حضرت شاہ اشرف علی حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اوجھڑی کی حلت اس لیے ہے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں فقہاء رحمہم اللہ نے اعضاء حرام کو شمار کر دیا ہے یہ اُن کے علاوہ ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ج ۴، ص ۱۰۲)

(۲) مفتی عبدالرحیم لاچپوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرات فقہاء کرام نے اوجھڑی کو بمنزلہ گوشت لکھا ہے..... اس لیے حلال ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج ۱۰، ص ۷۸، جدید)

(۳) علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی نمبر ۳۸) لکھتے ہیں: اوجھڑی بلا کراہت حلال ہے۔

(نعمۃ الباری شرح بخاری، ج ۱، ص ۷۰۵، باب نمبر ۶۹)

(۴) مفتی اقتدار نعیمی بریلوی لکھتے ہیں: اوجھڑی صاف کر کے کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، ج ۴، ص ۱۲۸)

لہذا اوجھڑی کو حرام کہنے والے حضرات غلطی پر ہیں۔ اللہ فہم نصیب فرمائے۔ فقط واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

کتبۃ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ



(جاری ہے.....)

تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

صدر مفتی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

کتاب الفناء
مکتبہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا